خلافت لائبریری ربوہ

بدھ
11 اکتوبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد 45-80 نمبر 228 بدھ 15 جمادی الاول 1416ھ، 11 اخاء 1374ھش، 11 اکتوبر 1995ء

بخل وحسد اور فسق وفجور کی زہریلی ہوا ہلاک کر دیتی ہے

یاد رکھو کہ جب بخل وحسد اور فسق وفجور کی زہریلی ہوا پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو جاتی ہے۔ اور جس طرح پر اللہ تعالیٰ سے ہرساں وترساں ہونا چاہئے وہ نہیں رہتا۔ یہ ہوا ایسی ہی ہوتی ہے جیسے بعض اوقات ہیضہ کی زہریلی ہوا پھیلتی ہے۔ اور تباہ کرتی جاتی ہے۔ اس وقت بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض جو بچ جاتے ہیں اور ان کا بھی یہ حال ہوتا ہے کہ صحت درست نہیں رہتی۔ ہاضمہ کا فتور یا اور اسی قسم کی خرابیاں ہوا سے متاثر ہو کر پیدا ہو جاتی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عبادتوں میں دعائیں (۔) عربی زبان میں ہیں، مگر تم پر حرام نہیں کہ عبادتوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو، ورنہ ترقی نہ ہو گی۔ خدا کا حکم ہے کہ عبادت وہ ہے جس میں تضرع اور حضور قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں، چنانچہ فرمایا (-) یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنے عبادت کے ہیں اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس کبھی کبھی ضرور اپنی زبان میں دعا کیا کرو اور بہترین دعا (۔) ہے کیونکہ وہ جامع دعا ہے جب زمیندار کو زمینداری کا ڈھب آجاوے تو وہ زمینداری کے صراط مستقیم پر پہنچ جاوے گا اور کامیاب ہو جاوے گا۔ اسی طرح تم خدا کے ملنے کی صراط مستقیم تلاش کرو اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں۔ میری راہنمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے، کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجاوے گی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے کیوں نہ پائے؟ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 175)

اخلاق کو سنوارا جائے اور معاملات میں صفائی پیدا کی جائے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اخلاق اور معاملات کی صفائی ہی ایک شخص کے قلب کا پتہ بتاتے ہیں کہ وہ کیسا ہے۔ اس لئے یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ اخلاق کو سنوارا جائے۔ اور معاملات میں صفائی پیدا کی جائے۔ اس بات کو سوچنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص جو اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ میرے اندر ایمان ہے اور اس کے اخلاق ا ر معاملات اچھے ہیں لیکن وہ اپنے ایمان کو واقعات کے ساتھ ثابت کرنا چاہے اور لاکھ کہے کہ مجھ میں ایمان ہے اور اس پر وہ ایک نہیں دو نہیں بیسیوں قسمیں بھی کھا جائے۔ تو کیا کوئی شخص محض اس کی قسموں کی بناء پر اس کے کہنے کے مطابق مان لے گا؟ وہ ہرگز نہیں مانے گا کیونکہ وہ اس کی ان باتوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے جن سے ایمان کی شناخت ہو سکتی ہے اور جن سے ایک آدمی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس کے اندر ایمان ہے اور کس حد تک ہے۔

جب لوگ ایک شخص پر اعتبار نہیں کرتے تو وہ قسموں پر قسمیں کھانا شروع کر دیتا ہے کہ خدا کی قسم میں ایسا دیانتدار ہوں۔ میں ایسا ایمان دار ہوں۔ مگر اس کی ایسی قسموں پر بھی لوگ اعتبار نہیں کرتے کیونکہ وہ اس کی روزانہ زندگی میں یہ بات دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ اس کے اخلاق اچھے نہیں اور اس کے معاملات میں صفائی نہیں۔ بے شک خدا کی قسم بہت بڑی چیز ہے۔ بے شک بعض

باقی صفحہ 7 پر

اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے ابا جان محترم مولانا محمد منور صاحب گذشتہ ڈیڑھ ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ 7۔ اکتوبر 95ء سے انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ کے I.C.U میں منتقل کیا گیا ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم ابا جان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ محترم مولانا بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم مظفر احمد صاحب قمر کارکن نظارت علیا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28 ستمبر 1995ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کو سعدیہ مظفر نام عطا فرمایا ہے۔

بچی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل آف چکوال کی پڑنواسی اور برادرم بشارت احمد صاحب مرزا کی پہلی نواسی ہے۔ سعدیہ مظفر وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم نصیر احمد قمر صاحب مدیر اعلیٰ انٹرنیشنل الفضل کی پہلی بھتیجی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو وقف نو کے پاکیزہ مقاصد کو پورا کرنے والی بامراد لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

○ مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء بروز جمعہ یوم تحریک جدید ہے۔ اس روز "تحریک جدید" کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے تقاریر و سیمینار کروائیں اور درج ذیل رپورٹ مرکز بھجوائیں۔

نام
ضلع
حاضری اجلاس یوم تحریک جدید

(مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

11- اخاء 1374 ھش 11 - اکتوبر 1995ء

ہماری ترقی کی رفتار

آج سے تقریباً ایک سو سال قبل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا تھا

"اگرچہ ہمارا گروہ ابھی بکثرت دنیا میں نہیں پھیلا لیکن پشاور سے لے کر لکھنؤ اور کلکتہ اور حیدر آباد تک اور بعض دیار عرب تک ہمارے پیرو دنیا میں پھیل گئے ہیں۔ پہلے یہ گروہ پنجاب میں بڑھتا پھولتا گیا اور اب میں دیکھتا ہوں کہ ہندوستان کے اکثر حصوں میں پھیل رہا ہے۔ ہمارے گروہ میں عوام کم اور خواص زیادہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور قدرت نے.........ہماری جماعت کو فوق العادت ترقی دی ہے۔ اور دے رہا ہے۔ یہ لوگ جو در حقیقت پارسا طبع اور خدا ترس اور نوع انسان سے ہمدردی کرنے والے۔ اور دین کی ترقی کے لئے بدل وجان کوشش کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں بٹھانے والے اور عقل مند اور 'ذی فہم اور اولوالعزم' اور خدا سے سچی محبت رکھنے والے ہیں وہ اس جماعت میں بکثرت پائے جائیں گے۔ میں دیکھتا ہوں کہ خداوند کریم اس بات کا ارادہ کر رہا ہے کہ اس جماعت کو بڑھاوے اور برکت دے اور زمین کے کناروں تک سعادت مند انسانوں کو اس میں داخل کرے۔"

اس ارشاد کے تقریباً ایک سو سال بعد احمدیہ جماعت کی کیفیت یہ ہے کہ دنیا کے 150 کے قریب ممالک میں اس کے اراکین موجود ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جب مزید افراد اس جماعت میں داخل نہ ہو رہے ہوں اور نہ صرف کسی ایک ملک میں بلکہ ہر ملک میں اور ہر خطے میں اور جماعت کو جو مختلف جہات میں اللہ تعالیٰ نے ترقی عطا کی ہے وہ حیران کن ہے۔ ہم جو ان باتوں پر یقین رکھتے ہیں کہ جماعت ترقی کرے گی اور کرتی چلی جائے گی۔ ہمارے لئے بھی ترقی کی یہ رفتار حیران کن ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے جو یہ بات مانتے ہی نہیں یا جو ماننے سے گریز کرتے ہیں کہ جماعت ترقی کرے گی۔ ان کے لئے بھی ترقی کی رفتار حیران کن ہے۔

دنیا کی سمجھ میں یہ بات اس لئے نہیں آرہی کہ یہ دنیا کی بات ہے ہی نہیں۔ خدا کی بات ہے۔ اور صرف خدا والے ہی اسے سمجھ سکتے ہیں۔ اس ارشاد کے پیش کرنے سے اگرچہ جماعت کی موجودہ ترقی کی طرف اشارہ کرنا بھی مقصود ہے۔ لیکن اس سے زیادہ جو بات ہمارے سامنے ہے اور وہ ہم اپنے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت کے افراد کو پارسا طبع' خدا ترس' نوع انسان سے ہمدردی کرنے والے' دین کی ترقی کے لئے بدل وجان کوشش کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں بٹھانے والے اور عقل مند اور ذی فہم اور اولوالعزم اور خدا سے سچی محبت رکھنے والے کہا ہے۔ ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنے کی ضرورت ہے کہ ہم ان باتوں پر کس حد تک پورا اترتے ہیں۔ کیا ہم حقیقی طور پر بیعت کر کے ان خوبیوں سے متصف ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اگر متصف ہو گئے ہوں تو کس رفتار سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اگر نہیں ہوئے تو ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے۔ کہ حضرت صاحب کے اس بیان کردہ جماعت کے معیار پر پورے اتر سکیں۔ ان میں سے ہر بات ایسی ہے کہ وہ ہماری اپنی دسترس میں ہے ہماری نیت ٹھیک ہو' ہمارے دل میں عزم ہو۔ تو ہم یہ ساری صفات خدا کے فضل کے سہارے آگے بڑھتے ہوئے حاصل کر سکتے ہیں۔

گاہے گاہے اپنے حال احوال کی
دیجئے الفضل کو پوری خبر
کٹ رہے ہیں کس طرح اب روز و شب
آپ نے کیا کچھ کیا ہے عمر بھر

ابوالاقبال

○

لَب پہ ہر دَم تمہارا نام رہا
کام سے ہم کو اپنے کام رہا

چھوڑ دی حرص طائرِ دل نے
اَب نہ دانہ رہا نہ دام رہا

مسکرائیں رَوش رَوش سب پھُول
کب چمن میں یہ اذنِ عام رہا

اِک خرابہ ہے میکدہ اپنا
محوِ گردش فنا کا جام رہا

ہنس کے غُنچے نے پھُول سے پوچھا
تیرا کَے دن یہاں قیام رہا

ہیں مُعطّر خیال کی راہیں
ہمسفر کون خوش خرام رہا

مَر گیا ہمدمو نصیرِ حزیں
ننگ باقی نہ اُس کا نام رہا

نصیر احمد خان

صبرو رضا

کافی مصیبتوں میں فقط صبر ہی نہیں
اپنی رضا ملاؤ خدا کی رضا کے ساتھ
مُنعِم کو نعمتوں پہ مقدّم رکھو سدا
ہو استوار ایسا تعلق خدا کے ساتھ

عبدالمنان ناہید

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مشاہیر ہند" کا ایک ورق

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

آنریبل مسٹر محمد علی جناح

ہندوستان کی ایک سربرآوردہ سیاسی شخصیت "مشاہیر ہند" مصنفہ شیخ نذر محمد انور سیالکوٹی اسسٹنٹ ایڈیٹر اخبار "پبلک" لاہور مطبوعہ دسمبر 1919ء - 35 مشاہیر ہند کی زندگی کے حالات پر مشتمل ہے اس کے صفحات 110 سے 118 تک آنریبل مسٹر محمد علی جناح کے عنوان سے حضرت قائداعظم بانی پاکستان کے حالات زندگی کے لئے مختص ہیں۔ امید بلکہ یقین کہ قارئین "لاہور" کی معلومات میں اضافہ کا باعث ہوں گے (ایڈیٹر)

ہندوستان کے سربرآوردہ پولیٹکل لیڈروں میں آنریبل مسٹر محمد علی جناح کا نام بھی برسوں تک زبان زد خلائق رہے گا۔ کیوں کہ انہوں نے کاروباری مصروفیت کے باوجود بھی اپنی زندگی قومی خدمت میں بسر کی ہے۔ اور وہ "ہندو مسلم اتحاد" کی تبلیغ کرتے رہے ہیں چنانچہ انہوں نے ایک بار اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میں مسلمانوں کا "گوکھلے" بننا چاہتا ہوں اور قومی خدمت میں اسی طرح زندگی بسر کرنے کی تمنا رکھتا ہوں جس طرح گوپال کرشن گوکھلے نے اپنی زندگی وقف ملک و قوم کر رکھی تھی۔

ناظرین کے لئے یہ بات بھی موجب مسرت ہو گی کہ مسٹر گوکھلے آنجہانی بھی مسٹر محمد علی جناح کو زندگی کے اہم اور دشوار گزار سفر میں اپنا رفیق و شفیق جانتے تھے۔ چنانچہ مسٹر جناح کی بابت انہوں نے کہا تھا کہ۔ مسٹر جناح قومی خدمت کے قابل ہیں۔ ان میں ملت و قومیت کا کوئی تعصب نہیں اور وہ ہندو مسلم اتحاد کے مبلغ ہیں۔ مسٹر گوکھلے کے یہ تاریخی اور تعریفی الفاظ خاص اہمیت رکھتے ہیں اور مسٹر جناح کی قومی تمناؤں اور سیاسی آرزوؤں پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے عوام کی نئی زندگی کے دور میں بھی مسٹر جناح نے مفید کام کیا ہے۔ مسٹر محمد علی جناح اپنی زندگی اور حرکات و سکنات سے سراپا حیات دکھائی دیتے ہیں اور ان میں بلا کا تحمل ہے۔

پیدائش اور ابتدائی حالات

مسٹر محمد علی جناح 25۔ دسمبر 1876ء کو پیدا ہوئے تھے اور ان کے والد ماجد کراچی کے ایک مقتدر تاجر تھے اگرچہ ان کی پرورش عیش اور ناز و نعمت میں ہوئی مگر وہ خوش قسمتی سے شروع سے ہی علم کے شیدا رہے پہلے پہل تو وہ کراچی کے مدرسہ میں تعلیم پاتے رہے اور بعد میں وہ مشن سکول میں داخل ہوئے۔ 1892ء میں انہیں انگلستان بھیجا گیا جہاں سے انہوں نے بیرسٹری کی سند حاصل کی۔ قیام ولایت کے دوران میں ان کا ڈاکٹر دادا بھائی نوروجی سے تعارف ہو گیا جو اس وقت لنڈن کی انڈین سوسائٹی کے پریذیڈنٹ تھے اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے خیالات سے ان پر نہایت مفید اثر پڑا۔

واپسی اور قومی زندگی کا آغاز

مسٹر محمد علی جناح 1896ء میں ولایت سے ہندوستان میں واپس آئے۔ مگر ان کی واپسی پر انقلاب دوراں کے ہاتھوں ان کے مقتدر خاندان کی مالی حالت کمزور ہو چکی تھی اور انہوں نے حوصلہ اور ہمت اور محنت و کفایت سے وکالت کا کام شروع کر دیا۔ چنانچہ تین سال کی محنت شاقہ کے بعد وہ اپنی تمناؤں میں کامیاب ہوئے اور کسی دیرینہ دوست کی وساطت سے ان کا تعارف۔ مسٹر میکفرسن سے ہو گیا۔ جو اس وقت صوبہ بمبئی کے ایڈووکٹ جنرل تھے۔ اس تعارف سے مسٹر جناح کا حوصلہ اور بھی بڑھ گیا۔ کش مکش زندگی کی ابتدائی تیرہ و تاریک منازل میں آفتاب امید کی کرن دکھائی دی اور ہونہار نوجوان کی وکالت چمکنے کا وقت آپہنچا۔

1906ء میں کلکتہ میں انڈین نیشنل کانگرس کا قابل یاد اجلاس منعقد ہوا۔ اور مسٹر دادا بھائی نوروجی نے اس جلسہ میں سیلف گورنمنٹ کے شاندار نصب العین کی تشریح کرتے ہوئے مسٹر جناح کا بھی حاضرین سے تعارف کرایا جو اس وقت پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت میں مسٹر نوروجی کے ساتھ تھے۔ مسٹر۔ نوروجی۔ مسٹر بدرالدین طیب جی اور سر فیروز شاہ مہتہ کی واقفیت کی بدولت مسٹر جناح بھی "انڈین نیشنل کانگرس" میں شامل ہو گئے اور وہ کانگرس کی تمام مجالس میں ذوق وشوق سے شریک ہوا کرتے تھے۔

ناظرین کے لئے یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہو گی کہ مسٹر جناح نے سب سے پہلے اس قومی جماعت میں "وقف علی الاولاد" کے مسئلہ پر تقریر کی۔ جس کی بدولت سامعین کی نگاہیں ان پر متوجہ ہو گئیں۔ 1910ء میں سر ولیم ویڈربرن کی ہدایت سے ہندو اور مسلمان لیڈروں کا الہ آباد میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق تجاویز اختیار کرنے کے سوال پر بحث کی۔ مسٹر جناح اس مجلس میں بھی شامل ہوئے اور اسی مجلس میں وہ حقیقی طور پر ہندو مسلم اتحاد کے متعلق حامی مبلغ بنے۔"

سپریم لیجسلیٹو کونسل میں انتخاب

1910ء کے موسم سرما میں صوبہ بمبئی کے مسلمانوں نے مسٹر جناح کو وائسرائے ہند کی قانونی کونسل کا ممبر منتخب کیا۔ اور مسٹر جناح ان تمام قوانین کی سرگرمی سے حمایت کرتے رہے جو قومی فلاح اور معاشرتی اصلاح کے لئے مسٹر گوکھلے یا مسٹر باسو جیسے بادماغ اور مخیر طبع حضرات پیش کرتے رہے ہیں۔ مسٹر جناح نے خود وقف کے قانون کو کونسل میں پیش کیا۔ اور اس قانون کی ترویج سے لارڈ ہارڈنگ نے اپنے انہیں 1913ء میں بھی زاید میعاد کے لئے اپنی کونسل کا ممبر نامزد کیا۔ اس قانون پر تقریر کرنے اور ان کی پیچیدگیوں کی فاضلانہ تشریح کرنے سے وہ صرف اپنے رفیقوں ہی میں ہر دلعزیز نہ ہو گئے۔ بلکہ ہندوستان کے مسلمانوں کے دلوں میں بھی ان کی عزت کا سکہ بیٹھ گیا۔ اور وہ اس کے بعد اپنے سیاسی امور و مسائل ہمیشہ مسٹر جناح کی رہنمائی سے حل کرتے رہے۔

مسٹر جناح کی شہادت

حضور وائسرائے کی قانونی کونسل سے واپس آنے کے بعد انہوں نے "پبلک سروس کمیشن" کے روبرو شہادت دی۔ جو اس وقت سیاسی وراثت کے سرمایہ سے آگاہ ہو گئے۔ اور ان پر قومی مستقبل کو شاندار بنانے کی اہمیت آشکارا ہو گئی۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا حلقہ اثر جو مسلمانوں کی تمناؤں اور آرزوؤں کا پتہ لینے کے لئے چند سال پہلے ڈھاکہ میں قائم کی گئی تھی۔ بالکل محدود ثابت ہوا۔ اور 1913ء کے وسط میں وطن پرستی اور ترقی کے اصول کو مدنظر رکھ کر آئین لیگ مرتب کرنے کے لئے کلکتہ میں ایک اجلاس منعقد کیا گیا اور اس اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا کہ پالیسی کی تبدیلی کے متعلق مسلمانان ہندوستان کے خیالات کو معلوم کرنے کے لئے لیگ کے آنریری سیکرٹری سید وزیر حسن کو ملک کے مختلف صوبجات میں ایک وسیع دورہ کے لئے بھیجا جائے۔ دسمبر 1912ء میں سر آغا خان کی صدارت میں لیگ کونسل کا ایک اجلاس بلایا گیا۔ جس میں لیگ کا نیا آئین وضع کیا گیا۔ جو دسمبر 1913ء میں لیگ کے اجلاس منعقدہ لکھنؤ میں لوگوں نے نہایت خوشی سے قبول کر لیا۔ اس وقت مسٹر جناح جو ملی امتیاز و تفرقہ کرنا پسند کرتے تھے لیگ سے بالکل علیحدہ رہے مگر جب انہیں کلکتہ کی کانفرنس میں مدعو کیا گیا اور بعد کی کونسل میں بھی ان سے شمولیت کی درخواست کی گئی تو انہوں نے کانفرنس اور کونسل کے اجلاس میں شامل ہو کر رسمی طور پر لیگ کے آئین کی ان دفعات کی حمایت کی جو کانگرس کی بعض دفعات سے ملتی جلتی تھیں۔

لنڈن ایسوسی ایشن کی قائمی

1913ء میں مسٹر جناح کی خدمات کے اعتراف سے ان کے دل میں ذمہ داری کی برقی رو نہایت تیزی سے پیدا ہو گئی مگر بعض خاندانی حالات کے باعث ان کو کچھ دیر کے لئے قومی خدمت کی محبت کو چھوڑنا پڑا۔ چنانچہ اپریل کے وسط میں مسٹر گوکھلے آنجہانی کی معیت میں سیر و تفریح کے لئے یورپ تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے مادر وطن کے امید افزا مستقبل کی تمناؤں اور آرزوؤں میں اپنے دن بسر کئے۔ اور جب مسٹر جناح انگلستان میں پہنچے وہ نہایت اشتیاق سے ولایت کے ہندوستانی طلبہ کے ساتھ گفتگو کرنے اور قومی مسائل پر غور کرنے میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ ولایت میں پہنچنے کے چند ہی ہفتے بعد انہوں نے لنڈن کی انڈین ایسوسی ایشن" قائم کر دی۔ جو اس وقت سے آج تک ولایت میں رہنے والے ہندوستانی اصحاب کی سیاسی سرگرمیوں کا ملجا ہے۔ اس کے بعد مسٹر جناح کے ایماء سے "انڈیا آفس" کے ہندوستانی طلبہ کی شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی کیوں کہ ولایت میں چند ایسے غیر ضروری اور سخت قواعد بن گئے تھے جن کے باعث ہندوستانی طلبہ کو تعلیمی مرکزوں میں داخل ہونے میں دقت ہوتی تھی۔

آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت

جب مسٹر جناح ولایت میں تھے تو وہاں سید وزیر حسن اور مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ کی دلی تمنا سے مسٹر جناح 1913ء کے موسم خزاں میں ہندوستان میں واپس آکر آل انڈیا مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ اگرچہ پہلے بھی وہ مسلم لیگ کے کام میں سرگرمی دکھایا کرتے تھے۔ اب کے شمولیت کے بعد انہوں نے "مسلم لیگ" کا کام نہایت وفاداری اور جان سپاری سے شروع کر دیا۔

مسٹر جناح مئی 1914ء میں آل انڈیا کانگرس ڈیپوٹیشن میں شامل ہو کر انگلستان چلے گئے جو اصلاحات ہند کے مجوزہ قانون پر غور کرنے کے سلسلہ میں ولایت بھیجا گیا تھا۔ مگر ولایت کو روانگی سے قبل انہوں نے اصلاحات کے متعلق کانگرس کے اجلاس منعقدہ کراچی اور آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ آگرہ میں نہایت اہم ریزولیوشن پیش کئے۔

چنانچہ مسٹر جناح کو ولایت کی پارلیمنٹ اور برطانیہ کی پبلک کے سامنے ہندوستان کے لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کے لئے منتخب کیا گیا اور ولایت میں انہوں نے ہندوستان کے معاملات کے متعلق جو تقریریں کیں یا بیان دیئے ان سے برطانیہ کے عام لوگوں اور مدبروں پر نہایت مفید اثر پڑا چنانچہ لنڈن کا "اخبار ٹائمز" ان کے جو مضامین شائع کرتا رہا ہے۔ وہ ناظرین کے لئے خاصی دلچسپی کا باعث ہو سکتے ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد کا آغاز

فروری 1915ء میں مادر ہندوستان کے سپوت۔ آنریبل مسٹر گوپال کرشن گوکھلے اپنے انتقال پر ملال سے اپنے شیدائیوں کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے اور ان کی وفات حسرت آیات پر ہندوؤں اور مسلمانوں کو اکٹھے ہو کر ماتم کرنا پڑا اس موقع پر لوگوں نے محسوس کر لیا کہ ہندوستان میں ہندو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انس احمد میلو

واقفینِ نو اور تربیّت اطفال

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری کردہ تحریک وقف نو پر جس انداز سے جماعت احمدیہ نے ساری دنیا میں لبیک کہا ہے اور بڑھ چڑھ کر جس طرح اپنے انوار نظر اور لخت ہائے جگر اس اعلیٰ وارفع منصوبے پر نچھاور کئے ہیں یہ ایثار و اطاعت کا ایک ایسا منفرد اور بے مثال مظاہرہ ہے جو صرف زبردست قوت ایمانی اور ہمیشہ قائم رہنے کی صلاحیت رکھنے والی جماعتوں کا ہی امتیاز ہوتا ہے۔ اس قسم کے ایمان وایقان کے ہمہ گیر اور بے ساختہ اظہار دنیاوی امور کی تاریخ میں کلیتہً ناپید ہیں۔ ہر معاشرے میں اپنے نومولود بچوں کے مستقبل کے بارے میں دنیاوی ترقی و کمال کے حوالے سے بہت توقعات اور امیدیں وابستہ ہوتی ہیں اور انہی توقعات اور مقاصد کے پیش نظر ان کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ کو آگے بڑھایا جاتا ہے تاکہ ان کی تعلیم و تربیت ان کے روشن اور اعلیٰ مستقبل کے پس منظر میں ہو۔ مگر دنیاوی جاہ و جلال اور عظمت و شوکت کے ارمانوں سے بیزاری کا رویہ اپناتے ہوئے اپنے جگر گوشوں کو اس طرح دین متین کی ترویج و ترقی کے لئے پیش کر دینا بلاشبہ ایک غیر معمولی اور استثنائی قربانی کا درجہ رکھتا ہے۔

ہرچند کہ یہ قربانی ایک عظیم مقام و مرتبہ رکھتی ہے تاہم یہ منفرد اعزاز بعض ذمہ داریوں اور فرائض سے بھی عبارت ہے کیونکہ سردست جماعت کے لئے تمام واقفین کو اپنی نگرانی اور سرپرستی میں لینا ممکن نہیں اور یوں واقفین نو کی تعلیم و تربیت کی تمام تر ذمہ داری بھی والدین پر عائد ہوتی ہے۔ اس تناظر میں والدین پر جو انتہائی اہم اور وقیع ذمہ داری ہے اس کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے واقفین بچوں کی اعلیٰ تربیت و تیاری کے ضمن میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں تاکہ کل ان پر جو گراں بار ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان سے وہ احسن طور پر عہدہ برآ ہو سکیں۔

بچہ کی زندگی کی ترجیحات متعین کرنے میں اس کی ابتدائی عمر بڑا کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور اسی عمر میں اس کے اندر وہ رجحانات اور احساسات پیدا ہوتے ہیں جو تمام زندگی اس کے کردار اور طرز عمل کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے بچے جنہوں نے مستقبل میں جماعت احمدیہ کے مختلف امور اور انتظامات سنبھالنے ہیں کی تعلیم و تربیت کے عمل کو ان خطوط پر آگے بڑھایا جائے جو ان کے مستقبل کے کردار سے مربوط اور ہم آہنگ ہوں تاکہ نفسیاتی طور پر بھی وہ نئے ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ترتیب دے سکیں۔

بچے کی صحیح تربیت کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اس کی عادات و میلانات پر کنٹرول رکھا جائے۔ بچے آخر بچے ہوتے ہیں۔ ان سے ہر وقت نہایت شائستہ اور معقول رویے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ بعض اوقات وہ بڑوں کو طیش دلاتے ہیں وہ لاپرواہ بھی ہو جاتے ہیں، کبھی کبھی بچگانہ حرکتیں بھی کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں بسا اوقات والدین یا بڑوں کی طرف سے نامناسب اور غیر شائستہ طرز عمل سامنے آتا ہے جب وہ ان پر چلانا شروع کر دیتے ہیں یا پھر انہیں سزا دیتے ہیں۔ دراصل یہ وہ رد عمل ہے جس کا کہ فہم و فراست اور حکمت سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ اس طرح بڑے یقیناً بالکل اسی رویے کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں جس کو کہ وہ دور کرنا چاہتے ہوں۔ مثال کے طور پر اگر بچہ گھر میں ریڈیو یا ٹیپ کو بار بار چھیڑے یا خراب کرے تو اس پر چلانے یا اسے بکثرت اس امر سے روکنے کی بجائے اس ریڈیو وغیرہ کو ہی کسی بلند الماری پر رکھ دیں۔ یوں ایک تو بار بار کی روک ٹوک سے بچے کے ذہن میں ضد یا ہٹ دھرمی کا عنصر پیدا نہیں ہوگا اور دوسرے گھر کی ایک چیز بھی کسی قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گی۔

آپ اپنے بچے کے اندر جن کاموں کی رغبت پیدا کرنے چاہتے ہوں اور جن سے اس کو دور رکھنا چاہتے ہوں اس کا بہترین اور موثر طریقہ عملی نمونے کا ہے کیونکہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ بچے میں تقلید کا بڑا رجحان ہوتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ پڑھے تو آپ کو خود نمونہ پیش کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ پڑھنا ہوگا۔ اگر آپ اپنے بچوں سے کسی غلطی پر معافی یا معذرت کی توقع کرتے ہوں تو خود آپ کو بھی اپنی کسی غلطی وغیرہ پر ان سے معذرت کرنا ہوگی۔ اگر بچوں سے والدین یہ توقع وابستہ کرتے ہیں کہ وہ عمر کے ہر حصے میں ان سے عزت و احترام اور لحاظ و مروت کا معاملہ کریں تو اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود گھر میں اپنے والدین سے اعلیٰ خلق اور حسن و احسان سے پیش آئیں کیونکہ یہی عملی نمونے کا وہ مظاہرہ ہے جو آنے والے کل میں آپ کے عزت و احترام کو یقینی بنائے گا اور آپ کے بچوں کے اندر والدین اور بڑوں کی اطاعت و فرمانبرداری کا ذوق اور جذبہ اجاگر کرے گا۔

اسی طرح اگر بچوں کی مائیں گھر میں کوئی کام ادھورا چھوڑ کر مثلاً دھونے والے برتن یا کپڑے وغیرہ ٹیلی ویژن دیکھیں گی تو بچہ بھی لازماً سکول کا کام چھوڑ کر ٹیلی ویژن ہی دیکھے گا۔ اگر غصہ اور طیش کے وقت والدین انتہائی غیر معتدل اور متشددانہ رویہ اپنائیں گے تو بچہ بھی ایسے موقعوں پر اسی قسم کے طرز عمل کا مظاہرہ کرے گا۔ والدین کے عبادات کرنے اور خشوع و خضوع سے دعائیں کرنے کا رجحان رکھنے کی صورت میں اس سے کہیں بڑھ کر بچوں سے عبادت گزار ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ بچوں میں احساس ذمہ داری اور خود انتظامی پیدا کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ چیزیں آئندہ زندگی میں ان کو اپنے مقاصد اور اہداف تک پہنچانے میں بہت ممدومعاون ثابت ہوتی ہیں۔ بعض چھوٹے چھوٹے کاموں کا مکمل انتظام اور ذمہ داری ان پر ڈالی جاسکتی ہے جن میں کامیابی کی صورت میں ان کی خود اعتمادی اور قوت ارادی بڑھتی ہے۔

بعض اوقات بچے کا رویہ بدلنے کے لئے ہاتھ سے راہنمائی (Manual Guidance) بھی ضروری ہوتی ہے تاہم اس میں بھی شائستگی اور آہستگی پیش نظر رہے۔ فرض کریں اگر آپ بچے کو کھانے کی میز پر کسی دوسرے کی پلیٹ سے کوئی چیز اٹھاتا پائیں تو آپ بڑے پیار سے اس کے ہاتھ کو اس کی اپنی پلیٹ تک لے جائیں اور اسے بتائیں کہ یہ بھی بہت مزیدار ہے اور آپ یہاں سے کھاتے ہوئے بہت خوبصورت اور اچھے لگتے ہیں۔

بچہ کی تشکیل و تربیت کے ضمن میں یہ امر ہمیشہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ اس میں بلاوجہ سختی اور تشدد کا عنصر کسی صورت میں بھی متعارف نہیں ہونا چاہئے۔ ورنہ اس کی تعلیم و تربیت اور تزئین و تشکیل کی یہ دلکش اور پرشکوہ عمارت منہدم ہونے کے خطرہ سے دوچار ہو جائے گی۔

تمام بچوں کو بلا استثناء (کلام الٰہی) صحیح تلفظ اور قرأت کے ساتھ سکھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح ذوق عبادت اور ذوق دعا پیدا کرنے کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ بچوں سے ان کی اپنی تحریر میں حضرت امام جماعت کی خدمت میں دعائیہ خطوط تحریر کروائے جائیں تاکہ یہ ان کا معمول بن جائے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کے مطالعہ کا رجحان بھی بچوں میں پیدا کیا جائے اور اس سلسلہ میں ان کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریروں کے معانی و مطالب بھی سمجھائے جائیں تاکہ احمدیت کے متعلق ان کا ادراک اور بصیرت بڑھے۔

بچوں کو اپنے جیب خرچ میں سے بچا کر چندہ دینے کی عادت ڈالنا ازبس ضروری ہے کیونکہ اس طرح سے چندہ کی ادائیگی آئندہ زندگی میں ان کے اندر مالی قربانی کی بے مثال روح پیدا کر دے گی اور مالی قربانی کے میدان میں وہ مسابقت کے جذبے سے آگے بڑھیں گے۔

واقفین نو کا دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے بھی روشن و تاباں اور اعلیٰ معیار کا ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ واقفین نو کو زندگی کے ہر شعبے میں اعلیٰ خدمات کے لئے تیار کیا جاتا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی تعلیم میں کسی قسم کا خلاء نہ ہو تاکہ جس شعبہ کے لئے انہیں منتخب کیا جائے اس میں وہ شاندار اور بے مثال کارکردگی پیش کرنے کی اہلیت و استعداد رکھتے ہوں۔ اس تناظر میں یہ بات نہایت اہم ہے کہ حتی المقدور ان کو اچھے اداروں میں تعلیم دلوائی جائے۔

عصر حاضر میں بچوں کی عمومی سوسائٹی پر کڑی نگاہ رکھنا اشد ضروری ہے کیونکہ ذرائع ابلاغ کی ترقی اور ڈش اینٹینا کے ہر طبقہ میں عام ہونے کے نتیجے میں ہمارا معاشرہ براہ راست بھارتی اور یورپی ثقافت کی یلغار کی زد میں ہے اور اس کے نقصان دہ اثرات و مضمرات ہمارے ماحول میں عیاں ہیں۔ اس نئے ماحول میں بچوں کا اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ ان کے گھروں میں غیر ملکی سٹیلائٹ چینلز دیکھنے کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے جو کہ ایک انتہائی مہلک چیز ہے۔ اس پس منظر میں والدین کا اپنے بچوں کی تفریحی سرگرمیوں پر گہری اور ہمہ وقت نگاہ رکھنا نہایت ضروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس قسم کے مشاغل میں دلچسپی لینا شروع کر دیں یا اس قسم کا ماحول رکھنے والے بچوں کے ہم نشین ہو چکے ہوں کیونکہ ایسے بچے بھی دوسروں پر مضر اثرات ڈالنے کی صلاحیت سے لیس ہوتے ہیں۔

والدین یا گھر کے دیگر باشعور افراد کوشش کریں کہ ٹیلی ویژن اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں اور دیکھے جانے والے پروگراموں کے حسن و قبح پر مناسب رنگ میں تبصرے بھی کرتے رہا کریں۔

میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے کہ میں گیلانی ہوں یا فلاں سید ہوں، حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی۔ ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے۔ مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں یہ فرماتا ہے۔ (-) کوئی برا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے اس کی پاداش اس کو ملے گی۔ یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں اور پھر دوسری جگہ فرمایا۔ (-) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کے لئے روک کا باعث ہو جاتا ہے۔ ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 146)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا- یکم جون 1956ء

ہماری تاریخ

1-6-1956

the TRUTH

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

دی ٹروتھ یکم جون 1956ء میں مکرم مولانا ایم- اے- ساقی مولوی فاضل شاہد کے شمالی نائیجیریا میں دورے کے اختتام پر شمالی سرکٹ نے جو انہیں الوداعی تقریب میں سپاس نامہ پیش کیا اس کا متن درج ہے:-

مولانا ساقی صاحب مارچ 1956ء سے لے کر مئی کے تیسرے ہفتے تک شمالی نائیجیریا میں رہے آپ نے وہاں اخبار دی ٹروتھ کے لئے بڑے اچھے رابطے پیدا کئے- احمدیہ واعظ کلب کانو کا افتتاح کیا اور نائیجیریا کے شمالی علاقے کے احمدیہ مشنوں کی زاریہ کے مقام پر ایک میٹنگ منعقد کی- جب آپ لیگوس واپس تشریف لا رہے تھے تو شمالی سرکٹ نے آپ کو الوداعی سپاس نامہ پیش کیا- اس میں سلام و دعا کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم بے انتہا خوشی اور محبت کے جذبات سے آپ کو الوداع کر رہے ہیں- آپ کا ہمارے پاس قیام کرنا انتہائی خوشی کا باعث تھا- ہم آپ کی تمام مساعی کو دل و جان سے سراہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ آپ نے ہمارے لئے بہت کچھ کیا ہے- ہم درحقیقت اس وقت اپنے جذبات کا پوری طرح اظہار نہیں کرسکتے لیکن ہم آپ کو یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ ہمارے دل شکریہ کے جذبات سے معمور ہیں- اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہاں بہت عمدہ کام کرنے کی توفیق دی اور آپ نے یہ سارا کام تھوڑے سے وقت میں سرانجام دیا- ہم اس لئے بھی آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے اپنے آپ کو ہمارے طرز زندگی کے ساتھ ہم آہنگ کرلیا اور ہمارے سرد و گرم سے آپ نے حصہ لیا- پہلی میٹنگ جو شمالی نائیجیریا کی احمدیہ جماعت نے منعقد کی اور جس میں کانو زاریہ اور جوس کے اراکین جماعت نے شمولیت کی وہ ہمیشہ آپ کے لئے اعزاز کا باعث ثابت ہوگی- آپ نے ہمارے ان مشنوں کو علاقائی طور پر باہم دگر اکٹھے کر دیا اور اس میٹنگ کے بہت اچھے اثرات ظاہر ہوئے- آپ ہمارے درمیان گھل مل گئے اور انفرادی طور پر اور جماعتی طور پر بھی آپ گویا کہ ہم میں سے ایک فرد بن گئے- آپ نے ہم سے محبت کی اور اس بات کی ہمارے دل میں بڑی قدر ہے- آپ نے اپنے آپ کو ہر قسم کے حالات سے ہم آہنگ کیا اور اب جبکہ آپ ہم سے الوداع ہو رہے ہیں ہماری یہ دعا ہے کہ آپ ہمارے دلوں' کے قریب رہیں اگرچہ جسمانی طور پر ہم ایک دوسرے سے الگ ہو رہے ہیں- لیکن ہمارے دل ایک دوسرے کے قریب رہیں گے- آپ نے یہاں نوجوانوں کی ایسوسی ایشن کا افتتاح کیا اور اس طرح بوائز کلب کی تشکیل ہو گئی- اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بوائز کلب ترقی کرتی رہے گی اور اس کی شاخیں مختلف علاقوں میں قائم ہو جائیں گی-

ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا یہ سپاس نامہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم آپ کے لئے انتہائی اچھی خواہشات کا اظہار نہ کرلیں- حضرت امام جماعت الثانی سے ہم دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں- تاکہ ہم دینی اور روحانی طور پر بہتر زندگی بسر کرسکیں- ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت امام جماعت کو صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے- آپ کا ہمارے درمیان قیام ایک ایسی بات ہے جس نے پاکستانی مربیوں کے لئے ہمارے دل میں بڑی محبت پیدا کر دی ہے- ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ایک پاکستانی مربی مل جائے- جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے- ہم جانتے ہیں کہ مربی کا یہاں ہونا ہمارے لئے انتہائی مفید ہو سکتا ہے- اس لئے ہم اس خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ جب بھی ممکن ہو ہمارے پاس ایک مربی کے قیام کا انتظام کر دیا جائے-

ہم آپ کے ذریعے اپنے رئیس مولوی این- ایم- نسیم سیفی- بی- اے- کو سلام بھیجتے ہیں اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں- انہوں نے ہمارے متعلق اچھے خیالات رکھتے ہوئے آپ کو ہمارے پاس بھیجا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دے- اور جماعت آگے سے آگے بڑھتی رہے-

اس سپاس نامے کے آخر پر ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو آپ کی دعوت اللہ میں ہمیشہ کامیابیاں عطا کرتا رہے اور احمدیوں کو مضبوطی کے ساتھ جماعت کے ساتھ تعلق رکھنے کی توفیق دے- ان کے کاموں میں برکت ڈالے اور جو کام آپ نے ہمارے ساتھ مل کر کئے ہیں ان کے بہتر نتائج پیدا کرے- خدا کرے کہ نائیجیریا کے دوسرے علاقوں میں بھی جماعت ہمیشہ ترقی کرتی رہے اور مضبوط سے مضبوط تر ہو جائے-

اس الوداعی سپاس نامے پر کانو احمدیہ جماعت کے چیئرمین مسٹر ایچ- کے اے- فنشو کے دستخط ہیں-

---

وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کرکے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی' اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کردے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

To A Poor Man

Your being poor is just a chance
If through the pages of history you glance
I am sure that you will find
How the mills of the changing times grind.
Those who are rich, were not so before
The poor of today, had with them much more.
Who knows what's there in store for you,
How soon you will be rich and well-to-do.
You mustn't blame your fate at all,
There is a time, you will hear a call
You will be picked up from the poverty's ditch ;
You will be made to stand in the line of the rich
But then, when you are a rich man
Will you do ror the poor whate'er you can ?

-SONGS OF THE SOUL

ایک غریب آدمی کے نام

تمہارا غریب ہونا محض اتفاقی ہے- اگر تم تاریخ کے اوراق کو کھنگالو .
تو مجھے یقین ہے کہ تمہیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ تبدیل ہونے والے وقت کی چکی کس طرح پیستی ہے
جو امیر ہیں وہ ہمیشہ سے ایسے نہیں تھے
جو آج غریب ہیں ان کے پاس پہلے زیادہ کچھ تھا
کون جانتا ہے کہ مستقبل نے تمہارے لئے کیا کچھ رکھا ہوا ہے
اور کتنی جلدی تم بھی امیر ہو جاؤ گے
تمہیں اپنی تقدیر کو ملزم نہیں گردانا چاہئے
تقدیر کو الزام نہیں دینا چاہئے
ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم پکارے جاؤ گے
تمہیں غربت کی کھائی میں سے اٹھا لیا جائے گا
اور تمہیں امیر آدمیوں کی قطار میں کھڑا کر دیا جائے گا
لیکن اس وقت جب تم ایک امیر آدمی بن جاؤ گے
کیا تم وہ سب کچھ غرباء کے لئے کرو گے جو اس وقت تم کرسکتے ہو گے-

---

تعارف

البصیرت

بریڈفورڈ انگلستان سے شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا ماہنامہ البصیرت پیش نظر ہے- یہ انیسویں جلد کا نواں شمارہ ہے اور ستمبر 1995ء کے لئے ہے- جیسا کہ البصیرت کا پہلے تعارف کروایا جاچکا ہے اس میں ایک حصہ اردو زبان میں ہے اور ایک حصہ انگریزی زبان میں- اس کے ایڈیٹر غلام نبی ظفر اور سعید احمد انور ہیں- بریڈفورڈ کی جماعت کے صدر عبدالباری ملک ہیں اور وہاں کے مربی انچارج مولانا طاہر صلیبی

اردو حصے میں ارشادات کے علاوہ دعوت الی اللہ کے فریضے کے سلسلے میں اداریہ شامل اشاعت ہے اور اس کے بعد ڈاکٹر نعیم اللہ میر صاحب کی وفات کا بھی ذکر ہے اور ان کے متعلق ایک قرارداد تعزیت بھی پیش کی گئی ہے- ڈاکٹر نعیم اللہ صاحب کی عمر 57 سال تھی اور آپ 18- اگست 1995ء کو ایک ہسپتال میں وفات پا گئے تھے- اگرچہ آپ ایک عرصہ سے دل کے مریض تھے لیکن معدے کا کینسر جان لیوا ثابت ہو- آپ پہلے پاکستانی تھے جو وہاں جنرل پریکٹس کرتے تھے- یعنی جو باقاعدہ بریڈفورڈ میں جنرل پریکٹیشنر تھے اور آپ نے وہاں کے باشندوں کی مسلسل 29 سال خدمت کی- جماعتی کاموں میں بھی آپ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے- آپ میر حمید اللہ صاحب کے سب سے چھوٹے فرزند تھے-

اس کے علاوہ سالانہ اجتماع انصار اللہ کا بھی ذکر ہے- یہ اجتماع 2- اور 3- ستمبر 1995ء کو اسلام آباد میں منعقد ہوا-

انگریزی حصے میں قرارداد کے علاوہ انصار اللہ کے اجتماع کا بھی ذکر ہے اور انصار کا یورپین ٹرپ- بعض تصاویر سے بھی ماہنامے کو مزین کیا گیا ہے اخبارات کے تراشے بھی شامل اشاعت ہیں اور یارک شائر کی خبریں بھی- اس کے علاوہ شمالی علاقے کے دعوت الی اللہ کے پروگرام بھی تفصیل سے دئے گئے ہیں-

یہ زمانہ اشاعت کا زمانہ ہے اور اشاعت کے لئے سب سے مؤثر تحریر- اس لئے کہ نہ صرف یہ کہ تحریر کو ہر جگہ پہنچایا جاسکتا ہے بلکہ تحریر ایک خزانے کی طرح موجود رہتی ہے اور جب چاہیں اس کا مطالعہ کرسکتے ہیں-

ہمیں اس بات سے خوشی ہے کہ بریڈفورڈ کی جماعت البصیرت نہایت باقاعدگی کے ساتھ شائع کر رہی ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کا دائرہ اشاعت کتنا وسیع ہے لیکن ہم یہ ضرور کہنا چاہیں گے کہ دائرے کو مزید وسیع کرتے رہیں- اللہ تعالیٰ اس ماہنامہ کو شائع کرنے والوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اسے ساری دنیا میں پھیلا سکیں-

(ن-س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا امن بات چیت

بوسنیا کے بارے میں امن بات چیت اب اکتوبر کی 30 یا 31 کو امریکہ میں شروع ہو گی۔ اس سے قبل اس بات چیت کے لئے 25۔ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان مسٹر نکولس برنز نے بتایا ہے کہ یہ تاخیر کروشیا کے صدر فرانجو توجمان کی درخواست پر کی گئی ہے کیونکہ کروشیا میں 25۔ اکتوبر کو عام انتخابات ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ہم نے کروشیا کے صدر کی درخواست مان لی ہے۔

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے بوسنیا کے متحارب فریقوں نے 10۔ اکتوبر سے جنگ بندی کرنے کا اعلان قبول کر لیا ہے۔ امید ہے کہ ان مذاکرات کے نتیجے میں بوسنیا کی تین سال سے جاری جنگ ختم ہو جائے گی۔

مسٹر برنز نے بتایا ہے کہ ابھی تک امریکہ کی انتظامیہ نے مذاکرات کے مقام کا تعین نہیں کیا تاہم انہوں نے بتایا کہ یہ مذاکرات کسی الگ تھلگ جگہ پر ہوں گے۔

نیٹو کا یہ پلان ہے کہ بوسنیا میں وسیع تر امن سمجھوتے پر دستخط ہو جانے کے چند گھنٹوں کے اندر نیٹو کے ہزاروں فوجی بوسنیا میں داخل ہو جائیں تاکہ وہاں پر پہلے سے موجود برطانوی اور فرانسیسی فوجوں کو تقویت پہنچا کر مضبوط کریں۔

نیٹو کے ذرائع نے بتایا ہے کہ الائنس کے ٹاپ کمانڈر برائے یورپ جنرل جارج جولوان نے یہ منصوبہ بنایا ہے کہ بوسنیا کے پانچ مقامات سے نیٹو کے ہزاروں فوجی ایک سیلاب کی طرح بوسنیا میں داخل ہو کر ان مقامات پر پوزیشنیں سنبھال لیں گے جہاں مختلف متحارب فریقوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جائے گا۔

نیٹو کے ذرائع نے بتایا ہے کہ کسی بھی قسم کی مخالفت کے خطرے کو کم از کم کرنے کے لئے نیٹو کے بھاری تعداد میں فوجی زبردست قوت کے ساتھ داخل ہوں گے۔ جب سے بوسنیا کی جنگ شروع ہوئی ہے یہ نیٹو کے فوجیوں کی سب سے بڑی تعداد ہو گی جو بوسنیا میں داخل ہو گی۔

امن سمجھوتے پر دستخطوں کے 72 گھنٹے کے اندر اندر نیٹو کی تیز رفتاری سے حرکت کرنے والی افواج اقوام متحدہ کی ان افواج سے جا ملیں گی جو برطانوی اور فرانسیسی فوجیوں پر مشتمل ہیں۔ جو پہلے سے بوسنیا میں موجود ہیں۔ اس کے بعد بوسنیا میں اقوام متحدہ کی نیلی ٹوپیوں والی فوج فوری طور پر نیٹو NATO کی افواج میں بدل جائیں گی اور امن سمجھوتے پر عمل درآمد کا کام شروع کر دیں گی۔

نیٹو کے ایک سینئر اہلکار نے بتایا کہ ہم بوسنیا میں امن سمجھوتے کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے انہوں نے بتایا کہ یہ فوجی ان علاقوں سے داخل ہوں گے جہاں اقوام متحدہ کے فوجی فوری طور پر نیٹو کے فوجیوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔

ادھر بوسنیا سے ملنے والی خبروں کے مطابق جنگ بندی کی آخری تاریخ سے قبل بوسنیا اور کروشیا کی افواج نے شمال مغربی علاقے میں سربیا کا ایک حملہ پسپا کر دیا ہے۔ سرب طیاروں نے بیہاج پر بمباری کی جس سے 10۔ شہری ہلاک ہو گئے۔

بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ نے کہا ہے کہ منگل کو جنگ بندی ممکن نظر نہیں آتی کیونکہ سرائیوو شہر کے لئے بجلی اور گیس کی فراہمی کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔

بوسنیا اور کروشیا کی افواج جنگ بندی سے قبل زیادہ سے زیادہ علاقوں پر قبضے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

ooo

صدر ربانی کے خلاف اتحاد کی تشکیل

طالبان نے صدر ربانی کی حکومت کو ختم کرنے کے لئے اپنے ساتھ چار اہم مجاہدین گروپوں کا اتحاد کر لیا ہے۔ اس میں حکمت یار کی حزب اسلامی، عبد الرشید دوستم کی جنبش ملی، مجددی کی اے این ایل ایف اور ایک شیعہ تنظیم حزب وحدت شامل ہیں۔

باوثوق ذرائع نے بتایا ہے کہ یہ معاہدہ دو بااختیار ٹیموں اور طالبان کے درمیان اسلام آباد میں لمبے مذاکرات کے بعد طے پایا ہے۔ طالبان کی ٹیم کی نمائندگی مولوی جلیل اور مولوی غوث الدین نے کی جبکہ رابطہ کونسل کی نمائندگی میں حزب اسلامی کے مسٹر ہمایوں جریر، تحریک جنبش ملی اسلامی (دوستم) کے مولوی عبد الباقی ترہ خیل، حزب وحدت (مزاری) کے ڈاکٹر طالب اور پروفیسر مہدی کی افغان نیشنل لبریشن فرنٹ کے کمانڈر دیدار نے کی۔

مذاکراتی نمائندوں نے ایک ملٹری کمیٹی کے قیام پر اتفاق کیا۔ اسی طرح ایک سیاسی کمیٹی پر بھی اتفاق کیا گیا۔

ذرائع کے مطابق ملٹری کمیٹی یہ طے کرے گی کہ یہ اتحاد کابل پر حملے کی صورت میں کس طرح کام کرے گا۔ جبکہ سیاسی کمیٹی عبوری حکومت کے قیام کے بارے میں سیاسی امور طے کرے گی۔ خیال ہے کہ صدر ربانی کی حکومت کو ختم کرنے کی صورت میں ایک عبوری حکومت بنائی جائے گی۔ دونوں ٹیمیں ایک بار پھر اسلام آباد میں ملاقات کریں گی۔ تاکہ ان کمیٹیوں کو آخری شکل دی جائے۔

طالبان کا ایک وفد جلدی ہی مزار شریف جائے گا جو جنرل عبد الرشید دوستم کا مضبوط گڑھ ہے۔ اس کا مقصد کابل پر حملے کی صورت میں دوستم کی ٹھوس مدد حاصل کرنے کی یقین دہانی حاصل کرنا ہے۔

ربانی کی مخالف جماعتوں نے ایران پر الزام لگایا ہے کہ وہ ربانی کی حامی قوتوں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے تاکہ ہرات کو واپس لیا جا سکے جس پر حال ہی میں طالبان نے قبضہ کر کے اپنی طاقت منوالی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایران افغانستان سرحد کے قریب طالبان کی مخالف قوتوں کے تربیتی مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں۔

ادھر افغانستان کے نائب وزیر خارجہ مسٹر عبد الغفور زئی نے مطالبہ کیا ہے کہ افغانستان کے بارے میں اقوام متحدہ کا ایک رابطہ گروپ قائم کیا جائے۔ جس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل، یورپی برادری اور اسلامی کانفرنس کا ایک ایک نمائندہ شامل ہو۔

افغانستان کے نائب وزیر خارجہ نے بی بی سی کے پشتو پروگرام میں واشنگٹن سے بتایا کہ اس رابطہ گروپ کو اس کام پر مامور کیا جائے کہ وہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں پاکستان کی مداخلت کی تحقیقات کرے۔ اور اس الزام کا جائزہ ہرات اور قندھار میں ہونے والے حالیہ واقعات کی روشنی میں کیا جائے۔ ان دونوں علاقوں پر طالبان نے حال ہی میں قبضہ کیا ہے۔

طالبان ملیشیا کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ کابل پر جلد ہی ایک بڑا حملہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بہتر ہے کہ صدر ربانی خود ہی اقتدار چھوڑ دیں ورنہ کابل پر حملہ کر کے بزور ان سے اقتدار چھین لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کابل پر حملے کا الٹی میٹم دیا تھا لیکن اس کو اس لئے تاخیر میں ڈال دیا گیا ہے تاکہ عام لوگ اور انسانی بہبود کی ایجنسیاں کابل کو چھوڑ دیں۔

قندھار کے گورنر محمد حسن نے بتایا کہ اب بھی ہم انتظار کر رہے ہیں کہ شاید صدر ربانی اقتدار چھوڑ دیں۔ دوسری صورت میں ہم جلد ہی کابل پر حملہ کریں گے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ حملہ کب ہو گا۔

طالبان نے گذشتہ ماہ یہ الٹی میٹم دیا تھا کہ صدر ربانی اور ان کے کمانڈر احمد شاہ مسعود پانچ دن کے اندر اقتدار سے الگ ہو جائیں۔ لیکن اس الٹی میٹم کے ختم ہونے سے ایک دن قبل طالبان نے اعلان کیا کہ ہم یہ حملہ ملتوی کر رہے ہیں تاکہ جو لوگ کابل سے نکل جانا چاہتے ہیں وہ چلے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم شہریوں پر حملہ نہیں کرنا چاہتے۔

قندھار پہنچنے والے ٹرک ڈرائیوروں نے بتایا کہ انہوں نے طالبان کے کئی فوجیوں کو میدان شہر کی فرنٹ لائن کی طرف بڑھتے دیکھا ہے۔ یہ جگہ کابل سے جنوب مغرب میں 30 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ان کے پاس ٹینک اور دوسرا اسلحہ تھا۔ قندھار کے شہریوں نے یہ بھی بتایا کہ کابل کے فرنٹ پر اس اسلحہ میں سے کچھ حصہ پہنچا دیا گیا ہے۔

ooo

ہماری اسمبلیاں

شیخ رشید احمد کی آپ بیتی فرزند پاکستان جنگ پبلشرز نے حال ہی میں شائع کی ہے۔ اس کے اقتباسات جنگ میگزین میں شائع ہوئے ہیں۔

ممبران اسمبلی کے متعلق کہا گیا ہے :-

میں نے چار مختلف اسمبلیوں میں 90 فی صد ممبران اسمبلی دیکھے ہیں۔ جنہوں نے ایوان میں اٹھ کر کبھی یہ بھی نہیں کہا کہ ایئر کنڈیشنر ہلکا کر دو۔ سردی لگ رہی ہے۔ اور شائد ممبران کی ایک بڑی تعداد نے کبھی پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہونا گوارا نہیں کیا۔ اسی طرح 1985ء کی اسمبلی بھی گونگے بہروں کا جمعہ بازار تھا۔ گنے چنے حضرات تھے جو تیار ہو کر آتے تھے۔ اور اس میں زیادہ تعداد ہمارے حزب اختلاف کے پانچ چھ ممبران کی ہوتی تھی۔ ویسے بھی ان اسمبلیوں میں ان ممبران کی تعداد بھی کم نہیں جن کا مطمح نظر فقط اسمبلیوں میں بیٹھ کر اپنے سرکاری اور غیر سرکاری رشتہ داروں کی ملازمتوں کو ان کی خواہشوں کے مطابق تعیناتی اور ان کی مفاد کی نگہداشت ہے۔ اس کے علاوہ 90 فی صد اسمبلی ممبر ایسے ہیں جو اپنے ماموؤں چچاؤں یا والدین کی نشستوں سے کامیاب ہو کر آتے ہیں اور پارٹی ٹکٹ کا سہارا بطور بیساکھی استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ اسمبلیوں میں آج بھی اکثریت ان لوگوں کی اولاد ہے جو 1857ء کی جنگ آزادی کے غدار تھے۔ یہ اس وقت بھی اعزاز یافتہ تھے اور آج بھی صاحب مراعات ہیں۔

دعا سے فضل طلب کرنا چاہیئے

جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مرجائے تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے۔ تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ اس کھڑکی کو بند کر دے یا بدبودار شئے کو اٹھا کر دور پھینک دے پس اگر کوئی تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے۔ کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مرزا بشارت احمد صاحب بابت ترکہ مقبول نیر صاحبہ)

محترمہ مقبول نیر صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا بشارت احمد صاحب کے ورثاء نے درخواست دی ہے۔ کہ موصوفہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 1/3 محلہ دار الرحمت برقبہ 4 مرلہ 159 مربع فٹ الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ پلاٹ مرزا عبد الحق صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے ہم ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرم مرزا بشارت احمد صاحب (خاوند)
2۔ مکرم سعادت احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مسعود احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ مبشریٰ صدیقہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (محترمہ امتہ الباسط صاحبہ بابت ترکہ سید مجید احمد شاہ صاحب)

محترمہ سیدہ امتہ الباسط صاحبہ منڈی وار برٹن ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے شوہر سید مجید احمد شاہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 45 دار الرحمت رقبہ دس مرلے الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ مکان میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ سیدہ امتہ الباسط صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ سیدہ غزالہ تنزیل صاحبہ (بیٹی)
3۔ محترمہ سیدہ رضوانہ مجید صاحبہ (بیٹی)
4۔ محترمہ سیدہ برہانہ تنزیل صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم سید طاہر فواد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم سید آصف شہزاد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (مکرم تقی احمد صاحب بابت ترکہ مولوی سلطان احمد صاحب)

مکرم تقی احمد صاحب مکان نمبر P-386 گلی نمبر 5 محلہ مصطفیٰ آباد فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم سلطان احمد صاحب ریٹائرڈ پنشنر تحریک جدید بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 11/6 باب الابواب برقبہ دس مرلے الاٹ شدہ ہے لہٰذا یہ پلاٹ ان کی بیوہ محترمہ حنیفاں بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرمہ حنیفاں بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم تقی احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم عزیز احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم فضل احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم محمد افضل عامر صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ نصیرہ سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرمہ طارقہ جمیلہ صاحبہ (بیٹی)
9۔ مکرمہ سمیرا سلطانہ صاحبہ (بیٹی)
10۔ مکرمہ زاہدہ نسرین صاحبہ (بیٹی)
11۔ مکرمہ عزیز سلطانہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

جھوٹی قسموں پر عذاب بھی آتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ صرف قسموں سے کسی کے ایمان پر یقین بھی پیدا نہیں ہو جاتا مگر ہمارے ملک میں اس کا احساس ہی نہیں رہا کہ بجائے قسمیں کھا کر یقین کرانے کے اپنے اخلاق سے اپنے اطوار سے اپنے معاملات میں صفائی اور عمدگی پیدا کرنے سے اپنے ایمان کا یقین کرانا چاہئے۔

لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ذرا ذرا سی باتوں پر قسمیں کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے ان کی غرض یقین دلانا ہوتا ہے۔ لیکن ایسی قسمیں کھا کر وہ دو جرم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا صرف یہی جرم نہیں کہ انہوں نے دیانت شرافت اور اخلاص سے کام نہیں لیا۔ بلکہ انہوں نے دین کو بھی نہیں سمجھا۔ کیونکہ اگر وہ دین سمجھتے تو خلاف واقعہ امر پر قسم نہ کھاتے بلکہ بجائے اس کے اپنے اخلاق اور معاملات کی عمدگی سے لوگوں کا اعتبار حاصل کرتے۔ اب اگر ان قسموں کی طرف دیکھا جائے تو کوئی شخص بھی کسی امر میں فیصلہ نہیں کر سکتا۔ عدالتیں بھی فیصلہ نہیں کر سکتیں۔ قسموں کا تو اب یہ حال ہے کہ ایک مجسٹریٹ بھی اگر کسی کو وقت اور موقعہ پر پکڑ لے۔ تو وہ قسمیں کھانی شروع کر دیتا ہے کہ جی میں تو ایسا نہیں ہوں یہ میرے ساتھ عداوت کی گئی ہے لوگوں کو میرے ساتھ دشمنی ہے۔ تو اگر اس قسم کی قسموں پر بھی اعتبار کیا جائے تو کوئی مجرم پکڑا ہی نہ جائے۔

یہ الگ بات ہے کہ اس کے دل میں یہ بات تھی یا نہ لیکن انسان کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اس سے آگاہ ہو سکے۔ کیونکہ غیب کا علم اسے نہیں اور اگر وہ یہ ... کر اس شخص کو چھوڑ دے کہ جس کو غیب کا علم ہے وہ آپ ہی جان لے گا تو اس قسم کا فیصلہ دلالت کرتا ہے کہ اس بات کا احساس ہی نہیں رہا کہ کون سی دلیلیں انسان کے آگے کارگر ہو سکتی ہیں اور کون سی خدا کے سامنے۔

(از خطبہ 21۔ مئی 1926ء)

بقیہ صفحہ 3

مسلم اتحاد کی ضرورت ہے۔ اس سال "آل انڈیا نیشنل کانگرس" کا سالانہ اجلاس بمبئی میں منعقد ہونے والا تھا۔ اور ہندو مسلم تحریک کے لئے اس شہر سے بہتر اور کوئی مرکز نہیں ہو سکتا۔ مسٹر محمد علی جناح نے اس وقت صوبہ بمبئی کے سرکردہ مسلمانوں کی حمایت سے "آل انڈیا مسلم لیگ" کو بمبئی میں اپنا سالانہ اجلاس منعقد کرنے کی دعوت دی اور اگرچہ ان کے مخالفین نے ہر طرح کی ریشہ دوانیاں کیں۔ مگر مسٹر جناح حب الوطنی اور اتحاد کے دلدادہ ہو کر اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کے لئے نہایت سرگرمی سے کوشاں رہے اور انہوں نے وہ موقع پیدا کر دیا جو اہل ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ 30۔ دسمبر 1915ء کی دوپہر کو آل انڈیا نیشنل کانگرس کے ازدحام کثیر اور آل انڈیا "مسلم لیگ" کے جم غفیر کے سرکردہ قومی بہادر نہایت ذوق و شوق اور کمال سوز و گداز کے درمیان صدیوں کے فراق جانکاہ کے بعد آپس میں گلے ملے۔ جس کے باعث ہندو مسلم اتحاد کے آفتاب ملک پرور اور خورشید قوم کی عالم تاب کرنوں نے سراپا نور و مروت ہو کر ہمارے کلینہ کو تاباں اور درخشاں کر دیا۔ مسٹر جناح کی اس کوشش سے ملک کے ہر گوشے سے تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہوئے اور مسٹر جناح کا نام نامی اطراف و اکناف عالم میں مشہور ہو گیا۔ 1916ء کے آغاز میں مسٹر محمد علی جناح نے سنسنی پیدا کرنے والے مقدمات کو بھی جن کا مسٹر ہارنی مین اور پنڈت تلک سے تعلق تھا اس خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ اس سے مسٹر جناح کی شہرت میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

وائسریگل کونسل کی ممبری 1916ء کے موسم خزاں میں صوبہ بمبئی کے مسلمانوں نے مسٹر جناح کو حضور وائسرائے کی کونسل کا غیر سرکاری ممبر منتخب کیا اور 1916ء کے آخر میں ان کو اپنے عقائد کا اعلان کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ اکتوبر 1916ء میں صوبہ بمبئی کی پولٹیکل کانفرنس کے اجلاس منعقدہ لکھنؤ کے پریذیڈنٹ منتخب کئے گئے۔ احمد آباد کے اجلاس میں انہوں نے ہندوستان کی قومی زندگی کے نئے دور میں مسلمانوں کی اہمیت و حیثیت میں جو تقریریں کیں وہ نہایت تدبر آمیز تھیں۔

مسٹر جناح کی فصاحت و بلاغت مسٹر جناح ایک فصیح فاضل ہیں ان کی فصاحت اور بلاغت سامعین کے دل پر جادو کا اثر رکھتی ہے اگرچہ مسٹر بنرجی کی طرح وہ طلیق اللسان نہیں ہیں۔ لیکن ان کی تقریریں نہایت مؤثر ہوتی ہیں۔ اور اپنے احباب کے حلقہ میں بھی وہ اپنی مدلل گفتگو اور قوت فیصلہ سے حاضرین کے دل کو مسخر کر لیتے ہیں۔

مسلم یونیورسٹی اور کانگرس و لیگ کی مشترکہ کمیٹی کے لئے مسٹر جناح ہمیشہ مرصع اور مدلل گفتگو کرتے رہے چنانچہ ان کی کوشش کی بدولت ہی لیگ اور کانگرس کی مشترکہ کمیٹی نے اصلاحات ہند کی تجویز کرنے کے لئے لکھنؤ میں اجلاس منعقد کیا تھا۔

کچھ عرصہ سے ہندوستان میں ہوم رول کی ندائے بلند گونج رہی تھی۔ مگر مسٹر جناح جو۔ "سیلف گورنمنٹ" کے موید ہیں اس تحریک سے بالکل علیحدہ رہے۔ لیکن جب مسٹر بسنیٹ کو نظر بند کیا گیا تو مسٹر جناح حق اور انصاف کی حمایت میں فی الفور صوبہ بمبئی کی ہوم "رول لیگ" میں شامل ہو گئے اور تھوڑے عرصہ میں ہی اس کے پردھان بن گئے۔

کونسل سے علیحدگی اور سفر ولایت

مسٹر جناح حضور وائسرائے ہند کی کونسل میں نہایت جانفشانی سے کام کرتے رہے ہیں۔ اور وہ حق و انصاف کے ہمیشہ حامی اور سرکار عالیہ کے ہمیشہ وفادار رہے ہیں۔ پچھلے ایام یعنی 1919ء کے آغاز میں جب قانونی کونسل میں رولٹ ایکٹ پیش ہوا۔ تو مسٹر جناح نے مستقبل کے آثار کو ایک پیغمبر کی طرح دیکھ کر اس قانون کو پاس نہ کرنے کا مشورہ دیا۔

مگر جب ان کے مشورہ کو رفعت کی نگاہ سے نہ دیکھا گیا تو کونسل سے مستعفی ہو گئے اور اس کے عرصہ بعد مسلم لیگ کے ڈیپوٹیشن میں شامل ہو کر ولایت چلے گئے جہاں اس ڈیپوٹیشن کے ساتھ اصلاحات کے قانون کے سلسلہ میں مفید کام کرنے کے بعد وہ ماہ نومبر ہی میں ولایت سے واپس آئے ہیں۔

مسٹر جناح کی ذاتی صفات مسٹر جناح ایک سیاستدان شخص ہیں بہت سے لوگ انہیں اپنا سیاسی مرشد مانتے ہیں قانون اور سیاسیات میں انہیں خاص دسترس ہے ان کی طبیعت میں اخلاص ہے۔ اور وہ فرض پرستی کے شیدا ہیں۔ اپنی خانگی زندگی میں وہ عزت و ناموس کے طالب ہیں۔ اور عام لوگوں میں اپنی آزادروی کو پسند کرتے ہیں۔ ان کا شمار ہمارے قومی لیڈروں کی صف اول میں ہوتا ہے ہندوستان کے لوگ ان کو ہندو مسلم اتحاد کا محرک اور موید مانتے ہیں اور معلوم نہیں آسمان نقاب پوشی کے پردہ زنگاری کے پیچھے ان کے صحیفہ قسمت میں نقاش حقیقی نے کیا کچھ لکھ دیا ہے۔ اور وہ ہمارے ملک کے مستقبل میں کیا کیا اعلیٰ خدمات انجام دیں گے۔

(ہفت روزہ لاہور 19 اگست 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم ازکم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں سندھ حکومت کے سیکرٹریٹ پر سوموار کے دن 12 بجکر 12 منٹ پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ سات راکٹ یکے بعد دیگرے داغے گئے۔ جس سے عمارت کے ایک حصہ کو آگ لگ گئی۔ مختلف اطلاعات کے مطابق نامعلوم حملہ آوروں نے چلتی کاروں سے سات راکٹ فائر کئے جو سیکرٹریٹ کی پانچویں چھٹی اور ساتویں منزل پر لگے۔ دھماکوں سے تین میل تک کا علاقہ لرز اٹھا۔ دھماکوں کے بعد پانچویں منزل پر آگ بھڑک اٹھی جس پر قابو پانے کے لئے شہر بھر کے فائر بریگیڈوں کو بلا لیا گیا۔ رینجرز نے پورا علاقہ محاصرہ میں لے لیا۔ وزیر اعلیٰ سندھ دھماکے کے وقت اپنے دفتر میں موجود نہیں تھے۔ بتایا گیا ہے کہ سرخ رنگ کی کرولا کار سے 6 راکٹ یکے بعد دیگرے داغے گئے۔ راکٹوں کے حملے سے متعدد کمروں اور کمیٹی روم کے شیشے چکنا چور ہو گئے۔ 5 گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ ایک کمرے میں راکٹ ائرکنڈیشنر اور دیوار توڑ کر چھت سے ٹکرا کر پھٹا۔ عمارت میں موجود افراد' سیکرٹریوں اور دوسرے افسران نے زمین پر لیٹ کر جانیں بچائیں۔ 7 افراد معمولی زخمی ہوئے جنہیں فوری طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ سندھ سیکرٹریٹ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اور بھگدڑ مچ گئی۔

○ سندھ سیکرٹریٹ پر راکٹوں کے حملوں کے بعد کراچی ائرپورٹ اور جناح ٹرمینل کی عمارت پر حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے۔ اور جناح ٹرمینل کے اطراف میں سخت پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

○ پولیس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ سندھ سیکرٹریٹ کی عمارت پر حملہ تین اطراف سے کیا گیا ہے۔ یہ عمارت آٹھ منزلہ ہے اس میں وزیر اعلیٰ کا دفتر بھی واقع ہے۔

○ ذرائع نے بتایا ہے کہ ایک درجن سے زائد دہشت گردوں کے تین گروہوں نے دوپہر کے وقت مختلف گلیوں میں مورچہ بند ہو کر 5 منٹوں میں 7- راکٹ پھینکے۔ یہ راکٹ روسی ساخت کے تھے۔ پارکنگ میں کھڑی 12 گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ امریکی ایف بی آئی پولیس رینجرز اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے۔ برنس روڈ کی گلیوں سے 25- افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ حملے کے وقت اپنے گھر تھے۔ وہ چار گھنٹے بعد اسلام آباد روانہ ہو گئے۔

○ وائس آف امریکہ نے سندھ سیکرٹریٹ پر حملے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں نے حکومت کو چیلنج دے دیا ہے۔ امن و امان کے دعووں کی قلعی کھل گئی ہے۔

○ کراچی کے شہریوں کا کہنا ہے کہ جب بھی وزیر داخلہ کوئی بڑھک مارتے ہیں واردات ہو جاتی ہے۔ وزیر داخلہ جب بھی کراچی آیا کریں دہشت گردی کا ذکر نہ کیا کریں۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت بے گناہ مہاجروں کو گرفتار کر رہی ہے اور دہشت گردوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ لائنز اور ملحقہ علاقوں سے بچوں بوڑھوں اور جوانوں کو گرفتار کر کے گھروں کی تلاشی کے دوران قیمتی سامان لوٹا گیا اور خواتین کی بے حرمتی کی گئی۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ حکومت حقیقی گروپ کے دہشت گردوں کو پروٹیکشن دے رہی ہے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ مطلوبہ اکثریت ہمارے پاس ہے۔ جونیجو لیگ ہم سے پوچھے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ ہم تنہا بھی فیصلے کر سکتے ہیں۔ مسلم لیگ کا اتحاد ان کا آپس کا معاملہ ہے جس کا ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ککئی سمجھدار آدمی ہیں۔ پی ڈی ایف کے معاملات اچھے انداز میں چل رہے ہیں۔

○ نواز شریف لندن اور نیو یارک کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ شاہ خرچیاں جلتی پر تیل ڈال رہی ہیں۔ قرضوں کی رقم ملکی ترقی پر نہیں بے تحاشا بیرونی دوروں اور ثقافتی پروگراموں پر لٹائی جا رہی ہے۔ افراط زر بڑھ رہا ہے۔

○ پاک فضائیہ کے ایک سینئر آفیسر نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل نے 1983ء میں کہوٹہ پر حملے کی کوشش کی تھی۔ پاک فضائیہ نے سگنل ملتے ہی 3 منٹ کے اندر طیارے فضا میں بلند کر دیئے۔ ایف 16 طیارے فضائیں پہنچے تو اسرائیلی طیارے بھاگ گئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں 5 مزید ایڈیشنل جج تعینات کر دیئے گئے۔